Pakistan Journal of Qur'ānic Studies

ISSN Print: 2958-9177, ISSN Online: 2958-9185
Vol. 3, Issue 2, July – December 2024, Page no. 29-40
HEC: https://hjrs.hec.gov.pk/index.php?r=site%2Fresult&id=1089226#journal_result
Journal homepage: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs
Issue: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/issue/view/206
Link: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/article/view/3431
DOI: https://doi.org/10.52461/pjqs.v3i2.3431
Publisher: Department of Qur'ānic Studies, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

---

Title **The Philosophy of the Repetition of Verses and Urdu Translation of the Qur'an: An Analytical Study of Selected Translations**

Author (s): **Dr. Hafiz Muhammad Tahir Al Mustafa**
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Sialkot. tahir.almustafa@uskt.edu.pk

Ms. Rubab Fatima
M. Phil Scholar, Department of Islamic Studies, University of Sialkot. rubab6067@gmail.com

Received on: 12 October, 2024
Accepted on: 25 November, 2024
Published on: 28 December, 2024

Citation: Tahir Al Mustafa, Hafiz Muhammad, and Rubab Fatima. 2024. “تکرار آیات کا فلسفہ اور اردو ترجمہ قرآن : منتخب تراجم کا تجزیاتی مطالعہ”. *Pakistan Journal of Qur’ānic Studies* 3 (2):29-40. https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/article/view/3431.

Publisher: The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

All Rights Reserved © 2024 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

تکرار آیات کا فلسفہ اور اردو ترجمہ قرآن: منتخب تراجم کا تجزیاتی مطالعہ

The Philosophy of the Repetition of Verses and Urdu Translation of the Qur'an: An Analytical Study of Selected Translations

Dr. Hafiz Muhammad Tahir Al Mustafa

Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Sialkot.

Ms. Rubab Fatima

M. Phil Scholar, Department of Islamic Studies, University of Sialkot.

Abstract:

The repetition of verses in the Qur'an occurs in literal, thematic, and combined forms, serving various purposes, objectives, and underlying wisdoms. These include demonstrating the Qur'an's miraculous nature, eloquence, and strengthening of the heart, as well as providing multifaceted insights into narratives, emphasizing points, intensifying denunciation, solidifying perspectives, and delivering warnings. While numerous books and articles in different languages have been written on the philosophy and objectives of verse repetition, it is essential to examine its manifestations in Urdu translations of the Qur'an and the methodologies employed by translators in rendering repeated verses.

This study explores the philosophy and wisdom behind verse repetition, analyzing its manifestations in selected Urdu translations of the Qur'an. It investigates the translation methodologies and approaches of various translators, revealing that most have focused on differences in linguistic or contextual aspects when translating repeated verses.

Keywords: *Repetition of verses, Urdu translation, Philosophy & Objectives of repetition.*

تمہید:

اسماعیل بن حماد جوہری (م 393ھ) لکھتے ہیں کہ "الکرۃ" کا معنی "المرۃ" ہے۔ جس کی جمع "المرات" آتی ہے۔ اسی سے تکرار ہے یعنی پلٹ پلٹ کر آنا۔[1] صاحب لسان العرب (م 711ھ) نے لکھا ہے کہ ہے لفظ تکرار "کرّ" سے نکلا ہے۔"

[1] جوہری، اسماعیل بن حماد، تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ، بیروت: دارالعلم للملایین، 1987، ج:2، ص:804

کرّر" کا معنی ہے لوٹنا، رجوع کرنا، پلٹنا[2] جسے حضرت علی المرتضی کا ایک لقب "کرار" تھا کیونکہ وہ اپنے دشمنوں پر میدان جنگ میں پلٹ پلٹ کر حملہ کرتے تھے۔

اصطلاحا تکرار سے مراد کسی لفظ یا جملہ کا مختلف معانی کے طور پر وارد ہونا ہے۔ قرآن کریم میں تکرار آیات کو دو اطوار میں تقسیم کیا گیا ہے:

1. لفظی و معنوی تکرار
2. صرف معنوی تکرار

لفظی و معنوی تکرار:

وہ تکرار جس میں لفظ دوبارہ آئے مگر معنی میں اختلاف نہ ہو وہ دو صورتوں پر ہے۔ یا تو موصول ہو گا۔ یا مفصول تکرار ہو گا۔ سب سے پہلے موصول تکرار کو بیان کیا جاتا ہے۔ لفظی موصول تکرار بھی درج ذیل مختلف نوعیتوں پر واقع ہوتا ہے۔

- کبھی یہ آیت کے درمیان میں واقع ہوتا ہے جیسے هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ[3]
- کبھی ایک آیت کے آخر اور دوسری آیت کے آغاز میں ہوتا ہے جیسے "وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا . قَوَارِيرَ مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيراً"[4]
- کبھی صرف آیت کے آخر میں ہوتا ہے جیسے كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكّاً دَكّاً[5]
- کبھی ایک آیت کے بعد پوری آیت کا تکرار ہوتا ہے جیسے فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْراً . إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْراً[6]

وہ لفظی تکرار جو مفصول ہوتا ہے اس کی بھی دو نوعیتیں ہیں:

---

[2] ابن منظور افریقی، لسان العرب، بیروت: دار صادر، 1414، مادۃ (کرر)، ج:5، ص:135

[3] المؤمنون:36

[4] الإنسان:15

[5] الفجر:21

[6] الشرح:5،6

اول: مفصول لفظی تکرار اسی سورۃ میں ہو گا جیسے: وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ۔ یہ آیت سورۃ "الشعراء میں آٹھ مرتبہ آئی ہے۔ اسی طرح آیت وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ، سورۃ المرسلات میں دس مرتبہ آئی ہے۔ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ سورۃ الرحمٰن میں 31 مرتبہ آئی ہے۔

دوم: وہ مفصول لفظی تکرار پورے قرآن میں ہو گا۔ جیسے آیت وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ قرآن کریم میں چھ مرتبہ[7] آئی ہے۔ اسی طرح آیت يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ پورے قرآن میں دو مرتبہ آئی ہے۔[8]

صرف معنوی تکرار:

قرآن کریم میں تکرارِ آیات صرف لفظی اور لفظی و معنوی نوعیتوں پر ہے جس کے اسباب، مقاصد اور حکمتوں میں اعجاز، بلاغت، تثبیتِ قلب، قصے کی مختلف الجہات کی معرفت، تاکید، تکذیب میں مبالغہ، مؤقف کو ذہن میں پختہ کرنا اور متنبہ کرنا شامل ہیں۔ پندرھویں صدی عیسوی کے امام، صاحب الاتقان فی علوم القرآن "تکرار کے متعلق لکھتے ہیں کہ تکرار تاکید سے زیادہ بلیغ ہے اور یہ فصاحت و بلاغت کے محاسن میں سے ہے۔[9]

سابقہ کام کا جائزہ:

تکرارِ آیات کے فلسفہ، حکمتوں ور مقاصد پر مختلف زبانوں میں کتب و مقالات لکھے گئے ہیں۔ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی میں "التکرار فی القرآن واسرارہ البلاغیہ" کے عنوان سے پی ایچ ڈی کا ایک مقالہ سن 2011 میں بزبان عربی لکھا گیا ہے جس میں تکرار کے لغوی معنی و مفہوم، تکرار کی اقسام، فوائد، قرآن کریم میں مکرر آیات، اس کی حکمتیں اور تکرار آیات کے بلاغی پہلوؤں کو بیان کیا گیا ہے۔

---

[7] یونس:48، الأنبیاء:38، النمل:71، سبأ:29"، یٰس:48، الملک:25

[8] التوبہ:73، التحریم:9

[9] سیوطی، جلال الدین، عبدالرحمن بن محمد، الإتقان في علوم القرآن، بیروت: دار صادر، 2006، ج:3، ص:179

"حکمۃ التکرار و فوائدہ فی القرآن الکریم عند الزرکشی" کے عنوان سے ایک عربی مقالہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام کے "مجلۃ البحث العربی" میں 2021 میں شائع ہوا جس میں علامہ بدر الدین زرکشی کی تفسیر کشاف کی روشنی میں تکرار کی اہمیت اور فوائد پر بحث کی گئی ہے۔

اس کے علاوہ بھی سوالا جوابا، اور مضامین کی صورت میں مواد مختلف ویب سائٹس پر موجود ہے، مگر اردو ترجمہ قرآن پر تکرار آیات کے مظاہر اور مکرر آیات کے ترجمہ میں مترجمین کے اسلوب کو جاننا ضروری ہے۔اس مقالہ میں اسی جہت پر خصوصا کام کیا گیا ہے۔

منہج تحقیق

اس مقالہ میں تکرارِ آیات کے فلسفہ و حکمتوں کو جانتے ہوئے اردو ترجمہ قرآن پر اس کے مظاہر اور مترجمین کے مناہج واسالیب ترجمہ کو جاننے کے لیے مولانا محمود الحسن، سید ابو الاعلیٰ مودودی، پیر محمد کرم شاہ الازہری، مولانا دلاور حسین، ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے اردو تراجم قرآن کا جائزہ لیا گیا ہے۔

ترجمہ کے انتخاب میں مکرر آیت کے تراجم میں اختلاف کو ہی مد نظر رکھا ہے تاکہ مترجم کے اسلوب کو جانا جاسکے۔

ایک آیت کے تحت تمام تراجم کو اکٹھا ہی ذکر کیا ہے تاکہ اسلوب کو جاننے میں سہولت رہے۔

تکرار آیات کے اردو ترجمہ قرآن پر مظاہر

قرآن کریم میں مکرر آیات کے مقاصد، فلسفہ اور حکمتوں کو جاننے کے بعد مقالہ کے اس حصہ میں تکرارا آیات کے اردو ترجمہ قرآن پر اثرات کا جائزہ لیا جارہا ہے۔ترجمہ قرآن پر تکرار آیت کے مظاہر کی درج ذیل دو نوعیتیں ہوسکتی ہیں:

- ایک ہی لفظ یا آیت کا مختلف مترجمین کا مختلف ترجمہ کرنا
- ایک ہی مترجم کے مختلف مقامات پر مکرر آیات کے ترجمہ میں اختلاف کے اسلوب و حکمتیں

ان دونوں نوعیتوں کی آیات اور ان کے تراجم کی امثلہ اس فصل میں بیان کی جارہی ہیں۔

ایک ہی لفظ یا آیت کا مختلف مترجمین کا مختلف ترجمہ کرنا

مکرر آیت کے اردو تراجم کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ ایک ہی لفظ یا آیت کا مختلف مترجمین کا مختلف ترجمہ کرنے کی ممکنہ طور پر درج ذیل دو وجوہات ہوسکتی ہیں:

- مترادفات لانا

ایک لفظ یا آیت کی تفسیری انواع میں سے کسی ایک نوع کو بیان کرنا

ذیل میں ان وجوہات کو بمع امثلہ بیان کیا جاتا ہے

- مترادفات لانا

ایک ہی لفظ یا آیت کا مختلف مترجمین کا مختلف کرنے کی وجوہات میں سے ایک مترادفات کو لانا ہے۔ جیسے درج ذیل یہ آیت قران پاک میں دو مقامات پر سورہ توبہ: ۷۳ اور سورہ تحریم: ۹ میں ایک جیسے ہی الفاظ کے ساتھ آئی ہے۔

یاایھا النبي جاھد الکفار والمنفقین وأغلظ علیھم ومأوھم جھنم و بئس المصیر

آیت کے الفاظ "جاھد الکفار" کے تراجم میں منتخب مترجمین نے بالترتیب "پوری قوت سے مقابلہ کرو، جہاد کرو، جہاد کیجیے، لڑائی" استعمال ہوئے ہیں۔ اسی طرح "واغلظ علیھم" کے تراجم "سختی سے پیش آؤ، سختی کیجیے، تند خوئی کر" کیے گئے ہیں۔ ان الفاظ میں تند خوئی کے علاوہ تمام الفاظ ایک دوسرے کے مترادفات کے طور پر مستعمل ہیں مگر تند خوئی جس کا لفظی مطلب "سخت الفاظ بولنا" ہے یہ اگرچہ مترادفات کے طور پر بھی مستعمل ہے مگر یہ سختی کرنے کے مختلف طریقوں میں سے ایک ہے مستقل الگ طریقہ بھی ہے۔ اس لیے یہ کہا جا سکتا ہے کہ تکرار آیات کی وجہ سے مترجمین نے اکثر تو مترادفات ذکر کیے ہیں مگر کہیں کہیں انواع بھی بیان کی ہیں۔

اسی طرح آیت کے الفاظ "وبئس المصیر" کے تراجم "بدترین جائے قرار، برا ٹھکانا، بری لوٹنے کی جگہ" کیے گئے ہیں جو کہ مترادفات ہیں اور ان میں اختلاف نزاع لفظی ہے۔

اسی طرح تراجم پر یہ اختلاف کا مظہر سورۃ کہف کی آیت نمبر 72 اور 75 میں بھی دیکھا جا سکتا ہے۔

قال الم اقل انك لن تستطیع معي صبرا

اس آیت کے الفاظ "معی" کے تراجم "میرے ساتھ، میری سنگت، میری معیت" کیے گئے ہیں جو کہ ایک دوسرے کے مترادفات ہیں۔

تکرار آیات کی وجہ سے اردو ترجمہ قرآن کے مظاہر ان منتخب مترجمین کے ہاں درج ذیل آیات میں بھی دیکھے جا سکتے ہیں:

سورۃ الشعراء: 109، 108، 110، 126، 127، 131، 145، 144، 146، 150، 163، 179، 180، سورۃ الصافات: 40، 74، 128، 160 سورۃ المرسلات: 44، 80، 110، 121، 131، 81، 11، 122، 132، سورۃ القمر 16، 18، 21، 30، سورۃ الحجر 57، سورۃ الزاریات، 31، سورۃ الحاقہ: 34، الماعون: 3۔

ایک لفظ یا آیت کی تفسیری انواع میں سے کسی ایک نوع کو بیان کرنا

پروفیسر غلام احمد حریری نے تاریخ تفسیر و مفسرین میں تفسیری اقوال میں اختلاف کی وجوہات میں سے ایک یہ لکھی ہے کہ مفسرین ایک لفظ یا آیت سے جو مختلف انواع مراد لی جاسکتی ہیں ان میں سے کسی ایک نوع کو بیان کر دیتے ہیں، جو کہ تفسیری اختلاف کا سبب بنتی ہے۔ اس کی مثال قرآن شریف کی یہ آیت ہے:

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ[10]

اس آیت کی تفسیر میں بعض مفسرین نے کہا ہے کہ "سابق" اول وقت میں نماز پڑھنے والے کو کہتے ہیں۔ "مقتصد" وہ ہے جو متوسط وقت میں نماز ادا کرے اور "ظالم" وہ ہے جو نماز قضا کر کے پڑھے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ "سابق" وہ ہے جو فرضی زکوۃ نفلی صدقات سمیت ادا کرے، "مقتصد" وہ ہے جو صرف فرضی زکوۃ ادا کرے اور "ظالم" اسکو کہتے ہیں جو زکوۃ ادا ہی نہ کرے۔ مذکورہ صدر دونوں مفسرین میں سے ہر ایک نے نام کے افراد میں سے ایک ایک فرد کو مثال کے طور پر ذکر کیا ہے، بطریق حصر نہیں۔ مثلا " سابق ایک عام لفظ ہے۔ اور اس کا اطلاق اول قیمت نماز پڑھنے والے پر بھی ہوتا ہے۔ اور اسی طرح فرضی زکواۃ مع نفلی صدقات ادا کرنے والے پر بھی ہوتا ہے چنانچہ ایک مفسر نے ایک نوع کا ذکر کر دیا اور دوسرے نے دوسری قسم کا۔ دونوں میں سے کسی نے بھی یہ نہیں کہا کہ میں جو مفہوم وہ بیان کر رہا ہوں وہی سچ ہے، اور دوسرا غلط۔ اسی طرح " ظالم، اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو فرائض و واجبات کو ضائع کرنے والا ہو اور اس کو بھی جو محرمات کی حرمت کو توڑتا ہو۔ اس سے حقیقت نکھر کر سامنے آتی ہے کہ دونوں اقوال میں کسی قسم کا بھی تباین و تناقض نہیں پایا جاتا۔[11]

اسی طرح مکرر آیات کے تراجم میں مترجمین نے بھی یہ طریقہ اپنایا ہے کہ ایک ہی لفظ جب دوسری بار آیا ہے تو وہاں اس کی دوسری نوع بیان کر دی ہے۔ درج امثلہ سے مزید وضاحت ہو جاتی ہے۔

---

[10] الفاطر: 32

[11] غلام احمد حریری، تاریخ تفسیر و مفسرین، فیصل آباد، کشمیر بک ڈپو، 1999، ص: 128

يايها النبي جاهد الكفار والمنفقين واغلظ عليهم ومأوهم جهنم و بئس المصير

درج بالا آیت میں سے "واغلظ علیھم "کا ترجمہ ابو الاعلی مودودی، پیر محمد کرم شاہ، دلاور حسین اور ڈاکٹر طاہر القادری نے "سختی کرنا" کیا ہے۔ مگر مولانا محمود الحسن دیوبندی نے اس کا ترجمہ "تند خوئی" کیا ہے جس کا معنی بولنے میں سخت رویہ اپنانا ہے۔ اور یہ بھی سختی کرنے کی انواع میں سے ہے۔ گویا مولانا محمود الحسن صاحب نے اس کی انواع میں سے ایک نوع بیان کر دی ہے۔

ایک ہی مترجم کے مختلف مقامات پر مکرر آیات کا ترجمہ میں اختلاف کے اسلوب و حکمتیں

ایک ہی مترجم کے مختلف مقامات پر مکرر آیات کا ترجمہ میں اختلاف کے اسالیب اور حکمتوں سے کچھ تو وہی ہیں جو اوپر بیان کی جا چکی ہیں۔ جیسے ایک جیسا ہی ترجمہ کرنا، مترادفات کو بیان کرنا، انواع کو بیان کرنا۔ مگر اس مقالہ میں اس آیات پر غور و فکر سے چند ایک پہلو بھی سامنے آئے ہیں جو کہ اس بحث میں شامل کیے جاتے ہیں۔ چونکہ یہ اسالیب ایک ہی مترجم مکرر آیات کے ترجمہ کرتے ہوئے اپناتا ہے اس لیے اس فصل میں بیان کیے جا رہے ہیں۔

سیاق کلام سے معنی متعین کرنا

بسا اوقات یہ دیکھا گیا ہے کہ ایک ہی مترجم مکرر آیات کا ترجمہ مقابل مضمون کی مناسبت سے قوسین میں بیان کرتے ہیں۔ جیسے سورۃ الشعراء کی آیات نمبر 67، 103، 121، 139، 158، 174، 190 کے تحت پیر محمد کرم شاہ الازہری کے تراجم دیکھے جا سکتے ہیں۔

إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِينَ[12]

(جمال القرآن، پیر کرم شاہ)	
"اس واقعہ میں (بڑی واضح) نشانی ہے اور ان کے اکثر ایمان لانے والے نہیں"	٦٧
"بیشک اس واقعہ میں (عبرت) کی نشانی ہے اور نہیں تھے ان میں سے اکثر لوگ ایمان والے"	١٠٣

آیات 121، 139، 190، 174، 158 کا ترجمہ بھی 103 جیسا ہی ہے۔ ان تراجم پر غور کیا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ سورۃ الشعرا میں یہ کلمات جہاں بھی آئے ہیں پیر محمد کرم شاہ نے قرآنی کلمہ "آیۃ" کا ترجمہ نشانی ہی کیا ہے مگر اس نشانی کی صفت

[12] الشعراء: 76

کو قوسین میں بیان کیا ہے۔ جس کا تعین ما قبل مضمون سے ہوتا ہے۔ سورۃ الشعراء کی آیت نمبر 67 میں نشانی کی صفت قوسین میں "بڑی واضح" بیان کی گئی ہے جبکہ دیگر تمام مقامات پر "عبرت" بیان کی گئی ہے۔ جس کی ممکنہ وجہ ما قبل مضمون ہو سکتا ہے۔ کیونکہ آیت نمبر 67 سے ما قبل ایک ہی سمندر سے لشکر موسیٰ کے بچاو اور فرعون وآل فرعون کے غرق ہونے کا تذکرہ ہے جو کہ ایک قدرت الہیہ کی بہت بڑی نشانی ہے[13] اس لیے یہاں ترجمہ میں نشانی کی صفت "بڑی واضح" بیان کی گئی۔ جبکہ دیگر آیات سے ما قبل پر قوموں پر عذاب کا تذکرہ ہے اس لیے وہاں نشانی کی صفت "عبرت" بیان کی گئی ہے۔

مکرر آیات میں سیاق کلام سے معنی متعین کرنے کا رجحان سورۃ الرحمٰن کی آیات میں قابل توجہ ہے۔ ہمارے منتخب مترجمین میں سے پیر محمد کرم شاہ الازہری، مولانا دلاور حسین سعیدی، محمود الحسن دیوبندی، اور ڈاکٹر طاہر القادری نے "فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ " کے تراجم تمام مقامات پر ایک جیسے ہی کیے ہیں مگر مولانا ابو الاعلی مودودی نے قرآنی کلمہ " اٰلَاۗءِ "کا ترجمہ سیاق کلام کی روشنی میں تقریبا ہر جگہ مختلف اور نئے الفاظ کے ساتھ کیا ہے۔

مولانا مودودی نے سورۃ الرحمن میں 31 مرتبہ وارد " اٰلَاۗءِ " کے تراجم میں نو مختلف االمعانی الفاظ "انعامات، اوصاف حمیدہ، قدرتوں، احسانات، صفات حمیدہ، کمالات، کرشموں، عجائب قدرت اور نعمتوں" کیے ہیں۔ ایک ہی مکرر آیات کے مختلف مقامات پر آنے کی بنا پر اس کا ترجمہ مختلف کرنا دراصل سیاق کلام کے مطابق ترجمہ کیا گیا ہے۔ مثلا جہاں جنت اور اس کی نعمتوں کا ذکر ہے تو وہاں ترجمہ میں "انعامات، نعمتیں" کیا ہے۔ جہاں آسمان وزمین کی تخلیق کی بات ہوئی وہاں "قدرت و کرشموں" جیسے الفاظ استعمال ہوئے جہاں تخلیق کائنات کی بات آئی تو وہاں اوصاف حمیدہ اور عجائب قدرت" جیسے الفاظ استعمال کیے ہیں۔ گویا مکرر آیات کے تراجم میں اختلاف سیاق کلام کی وجہ سے ہے۔

ترجمہ میں آیت کی ترتیب کا خیال نہ کرنا

مترجمین کے ہاں مکرر آیات کے ترجمہ میں یہ اسلوب بھی پایا جاتا ہے کہ چونکہ تکرار آیات مقاصد میں سے ایک تاکید، تنبیہ بھی ہے تو مترجمین ترجمہ کرتے ہوئے الفاظ کی ترتیب کا خیال نہیں رکھتے، ما قبل الفاظ کا ترجمہ بعد میں اور مابعد الفاظ کا ترجمہ پہلے کر دیتے ہیں، ذیل کی مثال سے یہ بات سمجھی جاسکتی ہے۔

ویقولون متی هذه الوعد ان کنتم صادقین

[13] دیکھیے۔ الشعرا:64-66

یہ آیت 6 مرتبہ قران پاک میں آئی ہے ذیل میں ان آیات کے تحت مولانا ابو الاعلیٰ کے تراجم کا ذکر کیا جاتا ہے۔ درج بالا آیت میں قیامت کے وعدے کا ذکر پہلے ہے اور سچائی کی شرط بعد میں ہے۔ سورۃ یونس اور سورۃ الملک کے علاوہ تمام مقامات پر ترجمہ میں یہی ترتیب دی گئی ہے یعنی "وہ کہتے ہیں کہ یہ دھمکی کب پوری ہوگی اگر تم سچے ہو" مگر سورۃ یونس اور سورۃ الملک میں ترتیب بدل دی گئی ہے یعنی "یہ کہتے ہیں "اگر تم سچے ہو تو بتاؤ یہ وعدہ کب پورا ہوگا؟" ممکنہ طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ مترجم نے یہ کام کلام میں زاور ڈالنے کے لیے کیا ہے جو کہ تکرار آیت کے مقاصد میں سے ایک ہے۔

کلام میں جان ڈالنے کے لیے الفاظ کا ضافہ کر دینا

تکرار آیات کے فلسفہ میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بات کو مکرر اس لیے کیا جاتا ہے کہ سامع کو اس بات کا یقین دلایا جائے کہ یہ امر اہم ہے اور اس میں تبدیلی کی گنجائش نہیں ہے۔ قرآن کریم میں اس کی متعدد امثلہ ہیں۔ایک یہاں پر ذکر کی جاتی ہے۔ارشاد باری تعالی ہے

كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ[14]

(عرفان القران طاہر القادری)	
"ہر گز (وہ خبر لائق انکار) نہیں، وہ عنقریب (اس حقیقت کو) جان لیں گے"	۴
"(ہم) پھر (کہتے ہیں اختلاف و انکار) ہر گز (درست) نہیں، وہ عنقریب جان لیں گے"	۵

اس آیت میں مترجم نے لفظی ترجمہ تو ایک ہی کیا ہے مگر قوسین میں پہلی مرتبہ اور دوسری مرتبہ آنے پر تو الفاظ کی کثرت اور شدت اس بات پر دلالت ہے کہ مترجم کلام میں تاکید پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جبکہ دیگر مترجمین نے اس انہی آیات کے تراجم میں کوئی تبدیلی قوسین کے اندر اقوسین کے باہر نہیں کی ہے۔

کسی جگہ لفظی اور کسی جگہ معنوی تشریح کرنا

مترجمین کے ہاں مکرر آیات کے ترجمہ میں یہ اسلوب بھی پایا جاتا ہے کہ ایک مقام پر لفظی ترجمہ کر دیا جاتا ہے جبکہ دوسرے کسی مقام پر لفظی کے ساتھ قوسین میں معنوی ترجمہ کیا جاتا ہے۔ جیس اکہ ذیل کی مثال میں دیکھا جاسکتا ہے۔

وَلَا يَحُضُّ عَلَى طَعَامِ الْمِسْكِينِ[15]

[14] النبا:4،5

(عرفان القران طاہر القادری)	
"اور نہ محتاج کو کھانا کھلانے پر رغبت دلاتا تھا"	سورہ الحاقہ ۳۴
"اور محتاج کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا (یعنی معاشرے سے غریبوں اور محتاجوں کے معاشی استحصال کے خاتمے کی کوشش نہیں کرتا)"	سورہ الماعون ۳

ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اس آیت کے ایک مقام پر ترجمہ میں الفاظ کی بندش کا خیال رکھا ہے۔ دوسرے مقام پر قوسین پر جو مفہوم بیان کیا ہے وہ ایک ایسے معنی کا ابلاغ ہے جس میں تکلف زیادہ پایا جاتا ہے۔ کیونکہ ہر شخص کے بس میں یہ نہیں ہے کہ وہ غریبوں او محتاجوں کے معاشی استحصال کے خاتمے کی کوشش کر سکے۔ مزید بر آں یوں یہ معنی صرف صاحب استطاعت لوگوں کے ساتھ خاص ہو سکتا ہے۔ مگر اگر سادہ معنی مراد لیا جائے تو اس کا طلاق ہر کسی پر ہوتا ہے۔

تمام مقامات پر ایک جیسا معنی بیان کرنا

مترجمین کے ہاں مکرر آیات کے حوالہ سے اکثر یہ اسلوب پایا جاتا ہے کہ تمام مقامات پر ایک جیسا ہی ترجمہ کیا جاتا ہے اور یہ رجحان مولانا محمود الحسن دیوبندی کے ترجمہ میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ مزید بر آں اللہ تعالیٰ کا اسم جلالت "اللہ" متعدد بار قرآن کریم میں ایا ہے وہاں اکثر مقامات پر ایک ہی یا مترادف اسماء" جیسے خدا، رب، اللہ" کیا ہے۔

کسی عمل کے مراحل بیان کرنا

مکرر آیات کے تراجم کے حوالہ سے مترجمین کے ہاں ایک رجحان یہ بھی پایا گیا ہے کہ اگر کوئی الفاظ مکرر آرہے ہیں اور ان سے کوئی ایسا عمل ہے جو مختلف مراحل میں جاری رہا ہو تو اس عمل کے مراحل کو قوسین میں ترجمہ کے طور پر بیان کر دیتے ہیں۔ ذیل میں اس مثال سے واضح ہوتا ہے

أولى لَكَ فَأَوْلى- ثم أولى لَكَ فَأَوْلى

یہ آیت سورۃ القیامۃ میں ۲ مرتبہ قران پاک میں آئی ہے ذیل ان آیات کے مختلف مترجمین نے تراجم کا ذکر کیا ہے۔ جن کو ذیل درج ذیل خاکہ سے دیکھا جا سکتا ہے۔

[15] الحاقہ :34

(عرفان القران طاہر القادری)	
"تمہارے لیے (مرتے وقت) تباہی ہے پھر (قبر میں) تباہی ہے"	القیامہ:۳۴
"پھر تمہارے لئے (روز قیامت) ہلاکت ہے پھر (دوزخ کی) ہلاکت ہے"	القیامہ:۳۵

اس آیت کے تراجم میں ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا ترجمہ قابل غور ہے۔ جس قرآنی کلمہ "أولیٰ" کا ترجمہ "تباہی" کیا گیا ہے مگر میں دیگر مترجمین کی بنسبت ہر جگہ تباہی کے ساتھ قوسین میں الفاظ ایسے ترتیب کے ساتھ لائے ہیں جو کہ اس تباہی کے عمل، انواع اور درجات کی وضاحت بھی کرتے ہیں۔ گویا تکرار الفاظ سے معنی واضح نہیں ہوتا تھا مگر مترجم کی اس کاوش نے ترجمہ کو آسان کر دیا ہے۔

خلاصہ و نتائج بحث

- تکرار آیات کا مقصد، تاکید، تنبیہ، دوبارہ نزول، اذکار، اہمیت واضح کرنا بیان کیے جاتے ہیں۔
- تکرار ا آیات کے تراجم میں مترجمین کا اپنا اپنا اسلوب ہے۔
- منتخب مترجمین میں سے اکثر مکرر آیات کا ترجمہ اکثر مقامات پر ایک جیسا ہی کرتے ہیں۔
- مکرر آیات کے تراجم میں مترجمین کے ہاں اکثر مترادفات کو لایا جاتا ہے۔
- مکرر آیات کا ترجمہ کرتے ہوئے بعض مقامات پر دیگر تفسیری انواع بھی بیان کر دی جاتی ہیں۔ یہ طریقہ قوسین میں بھی اپنایا جاتا ہے۔
- مترجمین مکرر آیات کا ترجمہ کرتے ہوئے کلام میں جان ڈالنے کے لیے بھی الفاظ میں اضافہ کر دیتے ہیں۔
- مکرر آیات کے بعض مقامات پر لفظی اور دیگر مقامات پر تفسیری ترجمہ بھی کر دیا جاتا ہے۔
- مکرر آیات کے ترجمہ میں بعض اوقات کسی عمل کے مراحل کو بھی بیان کر دیا جاتا ہے۔